✿✿✿ تقریر ✿✿✿

وہ "شادی خان" ہو گا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکھف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

عرش پر نور سے لکھا گیا نام محمود
میرے محمود نے پایا ہے مقام محمود

سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے **وہ "شادی خان" ہو گا**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام 22 جنوری 1886ء کو چلہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔اس چلہ کشی کے نتیجہ میں آپؑ کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے شاندار مستقبل اور پسر موعود کی پیشگوئی سے نوازا۔جس کو آپؑ نے ایک اشتہار کی صورت میں شائع فرمادیا۔اس اشتہار میں پسر موعود کی پیشگوئی کے علاوہ مسیح موعودؑ کے خاندان میں خواتین مبارکہ کے آنے کی پیشگوئی بھی کی گئی جن سے آپ کی اولاد نے پھیلنا تھا۔حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً 1886ء میں آپؑ کی ذریت کے بارہ میں خبر دی۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔"

(تذکرہ صفحہ:145)

الٰہی نوشتوں اور پیشگوئی پسرِ موعود کے مطابق حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بطنِ مبارک سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو 12 جنوری 1889ء کو وہ عظیم الشان فرزند عطا کیا جس نے پیشگوئی کے مطابق حسن واحسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر بنا تھا۔حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت باسعادت قادیان کی مقدس بستی میں ہوئی۔پسرِ موعود کی پیشگوئی اور بعد میں بھی اس موعود بیٹے کے بارے میں متعدد علامات کا انکشاف اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ پر کیا۔حضرت مسیح موعودؑ کو 8 جون 1906ء کو الہاماً بتایا گیا کہ اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں۔"ایک شادی خان کیونکہ وہ جماعت کے لئے شادی کا موجب ہو گا۔"

(تذکرہ صفحہ 616)

الٰہی خبر کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 28 جنوری 1944ء کو مسجدِ اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا اور جلسہ سالانہ قادیان 1944ء کی تقریر فرمودہ 28 دسمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کی تفصیلات بیان فرمائیں اور مصلح موعود کی 52 علامتوں کا تذکرہ کیا۔حضور کی یہ تقریر "الموعود" کے نام سے کتابی صورت میں 1961ء میں شائع ہوئی۔مصلح موعود کی 52 علامتیں بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 45 ویں علامت یہ بیان فرمائی کہ **وہ "شادی خان" ہو گا۔**

(الموعود صفحہ 75)

حضرت مصلح موعودؓ کو **"شادی خان"** کا لقب دیا گیا اس سے جہاں یہ مراد ہے کہ آپؓ کا وجود باجود جماعت کے لئے خوشی اور شادمانی کا موجب بنا وہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لقب زیادہ شادیاں کرنے کے بارہ میں بھی اشارہ دیتا ہو۔حضرت ام طاہرہ مرحومہ کی وفات کے بعد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ معالج خصوصی حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت ام طاہر کی سیرت وسوانح پر ایک مضمون لکھا جو روزنامہ الفضل 12 مارچ 1944ء کے صفحہ اول پر شائع ہوا۔آپؓ اپنے مضمون کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

"میرے کان دو الہامی لفظوں سے آشنا ہیں۔یعنی شادی خان،عالَم کباب۔یہ ہر دو الفاظِ ربانی مصلح موعود حضرت محمود کی شان میں ہیں۔شادی خان کا لقب جو خدائے علیم وبصیر نے اپنی حکمت کے ماتحت عطا فرمایا۔ہو سکتا ہے کہ حضور والا نے ایک سے زیادہ شادیاں کرنی تھیں۔اس لئے پیار کے رنگ میں شادی خان نام رکھ دیا ہو۔لیکن اس کا بھی امکان ہے کہ کوئی خاص شادی کرنی تھی جس کی وجہ سے یہ

لقب دیا گیا ہے اور میرا ذوق اسی طرف جاتا ہے کیونکہ حضور والا کی پہلی شادی تو حضور کے والد بزرگوار جَرِیُّ اللہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ نے اپنے منشاء مبارک سے فرمائی۔ جس طرح دوسرے صاحبزادگان کی فرمائی۔.....اور ظاہر ہے کہ کسی فرد کی ایک شادی ہونے سے اس کا نام شادی خان نہیں رکھا جاسکتا جیسا کہ دوسرے صاحبزادگان کا نام شادی خان کا لقب الہامی طور پر نہیں ہے۔ پس یہ لقب میرے نزدیک دو وجوہ سے ہو سکتا ہے۔ یا تو تین کو چار کرنے والا کی پیشگوئی کے ماتحت چار تک بیویاں کرنے کی وجہ سے یعنی جب بھی تعداد تین تک گری اسے چار کر دیا گیا یا پھر کسی خاص شادی کرنے کی وجہ سے شادی خان کا نام پیار کے طور پر دیا گیا۔"

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ نے خاص شادی سے مراد حضرت ام طاہر سے شادی ہونا قرار دیا ہے۔

(الفضل 12 مارچ 1944ء)

اِس مبارک شادی سے موعود منادی سیدنا طاہر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جیسا عظیم وجود تولد ہوا۔

حضرت مصلح موعودؓ کی پہلی شادی حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء مبارک پر حضرت ام ناصر سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ سے ہوئی۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مخلص اور فدائی صحابی تھے جو 313 صحابہ میں شامل ہیں۔ اس کے بعد آپؓ نے خدائی بشارات اور دینی مصلحتوں کے تحت بھی شادیاں کیں۔ آپؓ کی ازواج کی تعداد سات ہے۔ جن کا مختصر تعارف مَیں آپ حاضرین کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ان سے حضرت مصلح موعودؓ کو کثیر اولاد عطا ہوئی جن میں سے دو صاحبزادے اور ایک نواسے مسندِ خلافت پر بھی فائز ہوئے۔ آپ کا وجود کئی لحاظ سے الٰہی کلمات کا مَورد بنا۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے رشتہ کی تجویز خود حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو پہلا پوتا آپ کے بطن سے ملا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی والدہ ہونے کا اعزاز بھی رکھتی ہیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر محمودہ بیگم صاحبہؓ

آپ کا نکاح اکتوبر 1902ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ساتھ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ نکاح کی تقریب کے لئے قادیان سے ایک قافلہ رڑکی گیا وہاں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ تعینات تھے۔ اکتوبر 1903ء میں تقریب رخصتانہ آگرہ میں منعقد ہوئی جہاں حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف میڈیکل کالج میں پروفیسر تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو حضرت ام ناصرؓ سے کثیر اولاد سے نوازا۔ تین بچے بچپن میں وفات پاگئے۔ باقی بچوں کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

2۔ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہؓ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحبؓ والدہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

3۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید

4۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم

5۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب مرحوم

6۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب مرحوم

7۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مرحوم

8۔ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب مرحوم

9۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب مرحوم

آپؓ کو حضرت مصلح موعودؓ کی 55 سالہ رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ 31 جولائی 1958ء کو مری میں آپ کی وفات ہوئی۔ یکم اگست کو ربوہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت اُمُّ المؤمنینؓ کے قرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ ایک عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ تقویٰ شعار، باوقار اور سلسلہ کے لیے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ اخبار الفضل کے اجراء کے وقت اس کے ابتدائی سرمایہ میں آپ کا بھی حصہ شامل تھا۔

حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہؓ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دوسرا نکاح 31 مئی 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہؓ سے ہوا۔ خطبہ نکاح حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحبؓ نے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ صاحبزادہ میاں عبدالحیٔ صاحب اپنی بہن کی طرف سے ولی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بچوں سے نوازا:

1۔ محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم

2۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم

3۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم

حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ جو اس عمر میں ہی مورخہ 10 دسمبر 1924ء کو انتقال کر گئیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے بارہ میں فرمایا:
”عورتوں پر خصوصیت سے میری اس بیوی کا احسان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے بعد میرا منشا نہیں تھا کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحیٔ نے مجھ کو رقعہ لکھا (اس وقت میری ان سے شادی نہیں ہوئی تھی) کہ مولوی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں درس دیا کریں۔ اس لئے مَیں اپنے والد صاحب کی وصیت آپ تک پہنچاتی ہوں۔ وہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے۔ اب آپ اس کو جاری رکھیں وہ رقعہ ہی تھا جس کی بناء پر میں نے عورتوں میں درس دینا شروع کیا اور وہ رقعہ ہی تھا جس کی وجہ سے میرے دل میں ان سے نکاح کا خیال پیدا ہوا۔ پس اگر اس درس کی وجہ سے کوئی فائدہ عورتوں کو پہنچا ہو تو یقیناً اس کے ثواب کی مستحق بھی مرحومہ ہی ہے..... بلکہ حق تو یہ ہے کہ عورتوں میں خطبہ، لیکچرز سوسائیٹیاں اور ہر ایک خیال جو عورتوں کے متعلق ہو سکتا ہے اس کی محرک وہی ہیں۔“

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 489)

ایک دوسرے مقام پر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو پڑھنے اور پڑھانے کا بہت شوق تھا اور علم پڑھانے کا ملکہ موجود تھا۔ فرمایا کہ ”امۃ الحیٔ کی مثال ایسی تھی جیسے کوئی پھولوں سے ان کی خوشبو جمع کرتا ہوا چلا جائے۔“

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 191)

حضرت ام طاہر سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ

حضرت مصلح موعودؓ نے 7 فروری 1921ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے مخلص اور قدیم ساتھی حضرت ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ کو اپنی زوجیت کا فخر بخشا، خطبہ نکاح حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ نے پڑھایا۔ مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ 21 فروری 1921ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ 23 فروری 1921ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ حضورؓ کو اس نکاح کی تحریک اس لئے ہوئی کہ سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ کا نکاح حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے ہوا تھا۔ مگر جب صاحبزادہ صاحب وفات پا گئے تو حضورؓ نے گھر میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ رشتہ ہمارے ہی گھر میں ہو تو اچھا ہے۔
آپ کے بطن سے حضرت مصلح موعودؓ کو جو اولاد عطا ہوئی ان میں دو بچے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد اور صاحبزادہ مرزا اظہر احمد جو بچپن میں وفات پا گئے۔ باقی بچوں کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مرحوم۔ (محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوش دامن تھیں)

2۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مرحومہ اہلیہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم

3۔ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

4۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ محترم ناصر محمد سیال صاحب

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ مورخہ 5 مارچ 1944ء کو وہیں وفات پائی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اسی روز پہلے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی میں آپؓ کا جنازہ پڑھایا اور پھر میت قادیان لے جائی گئی۔ جہاں اگلے روز حضرت مصلح موعودؓ نے جنازہ پڑھایا اور احاطہ خاص بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔
آپ کی وفات پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک یادگار اور معرکہ آرا مضمون تحریر فرمایا جو کہ 12 جولائی 1944ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ 14 اپریل 1944ء کے الفضل میں آپ کے عظیم فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا مضمون بھی شائع ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے متعدد بار اپنے خطبات اور مختلف مواقع پر اپنی عظیم والدہ کے محاسن کا تذکرہ فرمایا ہے اور آپ کے نام پر ”مریم شادی فنڈ“ کا بھی اجراء فرمایا۔

مریم شادی فنڈ کی تحریک کا محرک آپ کی والدہ کے احسانات کو یاد رکھنا بھی تھا۔ آپ نے خدمت خلق کی تحریک سے پہلے اپنی والدہ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا۔
”مَیں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا تذکرہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ غریبوں کی بہت ہمدرد تھیں اور بہت مہربان وجود تھیں ہمیشہ انہوں نے مجھے بھی غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی تربیت دی۔ ان کی اس نیکی کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی خاطر میں آج ایک اعلان کرنے والا ہوں۔ پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا اور بھینسیں رکھتی بھی تھیں تو خود ہی ان کا دودھ بھی دوہا کرتی تھیں اس میں سے مکھن نکالتی تھیں اور بہت سے غریب آدمی باہر آتے تھے اور وہ توقع رکھتے تھے ان کو بھی لسی مل جائے تو اس لسی کے ساتھ مکھن کی ایک ڈلی بھی ساتھ رکھ دیا کرتی تھیں اور اس طرح سے آپ نے مجھے سمجھایا کہ اس طرح غریبوں کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ غریب بچیوں کے جہیز کا انتظام کیا کرتی تھیں اور بہت سی ایسی بچیاں تھیں یا دوسری غریب جن کے جہیز کا آپ نے ہمیشہ انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزاء دے۔“ (الفضل 29 اپریل 2003ء)
حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کا وجود جماعت میں خصوصاً خواتین کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوا۔ دینی خدمات کے لئے اور خواتین کی تنظیم قائم کرنے کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کئے رکھی اور لجنہ اماء اللہ کی قیادت فرمائی اور تاریخی خدمات کی توفیق پائی۔ غرباء کے لئے شفقت و محبت اور ہمدردی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ ان کی غمی و خوشی میں شرکت فرماتیں۔

حضرت سارہ بیگم صاحبہ

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ کی حرم رابع حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری تھیں ۔ حضور کی حرم ثانی حضرت امۃ الحئی بیگم کی وفات سے عورتوں کی تعلیم وتربیت میں ایک خلا پیدا ہو گیا تھا۔ اس عظیم مفاد کی خاطر آپؓ نے نکاح کا ارادہ فرمایا چنانچہ 12 اپریل 1925ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے مسجدِ اقصیٰ قادیان میں اپنا نکاح حضرت سارہ بیگم صاحبہ سے پڑھایا۔ حضرت سارہ بیگم کو اللہ تعالیٰ نے تین بچوں سے نوازا:

1۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مرحوم

2۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم پیر معین الدین صاحب مرحوم

3۔ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مرحوم

آپ مرحومہ کا انتقال جواں سالی میں ہی 13 مئی 1933ء کو قادیان میں ہو گیا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود راولپنڈی میں دورہ پر تھے۔ آپؓ قادیان تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی حرم سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کے ذکر خیر میں ایک تفصیلی مضمون تحریر فرمایا۔ جو "میری سارہ" کے عنوان سے الفضل میں شائع ہوا۔ اس میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے بارہ میں تحریر فرمایا:

"سارہ بیگم کی زندگی کا اگر خلاصہ کیا جائے تو وہ ان تینوں لفظوں میں آجاتا ہے۔ پیدائش، پڑھائی اور موت، انہوں نے ہوش سنبھالتے ہی پڑھنا شروع کیا اور شادی سے پہلے پڑھائی تو غالباً علم کی خاطر ہو گی لیکن شادی کے بعد ان کی پڑھائی فقط دین کی خدمت کی خاطر تھی۔ دنیا میں لاکھوں عورتیں پڑھ رہی ہیں۔ ہزاروں ایم۔ اے، بی۔ اے موجود ہیں لیکن سارہ بیگم کی پڑھائی اور ان کی پڑھائی میں ایک فرق تھا۔"

"سارہ بیگم نیک نیتی سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوشش کرتے ہوئے فوت ہوئیں اور جو اس طرح جان دیتا ہے وہ شہید ہوتا ہے اور پھر انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی آخر الزماں کے قول کے مطابق زچگی کی بیماری سے وفات دے کر ظاہراً بھی شہادت کا مرتبہ عنایت فرمایا ہے۔ پس وہ زندہ ہیں اور ان کے نیک کام جاری رہیں گے کیونکہ وہ جو خدا تعالیٰ کے لئے بوجھ اٹھاتا ہے اور اسی کام میں جان دیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے کام کو مٹنے نہیں دیا کرتا۔ بعض لوگ اپنی حیات سے دنیا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور بعض موت سے۔ یہی خدا کی سنت ہے جو قدیم سے چلی آئی ہے۔"

"اے مخلص باپ کی مسکین بیٹی! خدا کی تجھ پر رحمتیں ہوں تو نے اس دنیا میں لوگوں کے لئے زندگی بسر کی۔ خدا تعالیٰ اگلے جہان کو تیرے لئے خوشی کی جگہ بنادے، تیرے گناہ مٹ جائیں اور تیری نیکیاں بڑھیں۔"

حضرت اُمِّ وسیم سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ مرحومہ

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ کی حرم خامس حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ تھیں۔ آپ جماعت میں ام وسیم کے نام سے معروف ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک بزرگ صحابی حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف صاحبؓ آف جدہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ یکم فروری 1926ء کو آپ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ سے ہوا۔ نکاح کا اعلان ایک ہزار روپے حق مہر پر حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ نے کیا۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی 38 سالہ رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے بطن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں سے نوازا۔

1۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ناظر اعلیٰ قادیان

2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم

مورخہ 5 دسمبر 1963ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ اگلے روز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور چار دیواری بہشتی مقبرہ ربوہ میں حضرت ام ناصر کے پہلو میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ کا وجود بھی ان خواتین مبارکہ میں شامل تھا جو خدائی وعدہ کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک خاندان میں داخل ہوئیں اور یوں ذریت طیبہ کا حصہ بنیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ نے ایک متموّل گھرانے میں پرورش پانے کے باوجود بہت سادہ طبیعت پائی تھی۔ آپ بہت تقویٰ شعار، مخلص اور منکسر المزاج خاتون تھیں بالخصوص غرباء کے ساتھ بہت محبت و شفقت کا سلوک روا رکھتی تھیں اور علالت طبع کے باوجود اکثر اوقات ان کے گھروں میں بھی تشریف لے جا کر ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ آپ کی وفات پر آپ کے شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ

"انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کا رب انہیں جدہ سے اٹھا کر قادیان لے آیا اور اپنے محمود ہاں اپنے محبوب کا جوڑا بنا دیا۔ واللہ میں کہتا اور بطور ایک شاہد کہتا ہوں کہ وہ اپنے رب پر کمال بھروسہ کناں تھیں۔ میں نے سالہا سال نہایت آرزو مندانہ طور سے انہیں اس ناچیز کو مخاطب کرتے سنا کہ "مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں"۔ گویا ان کا سہارا صرف اور صرف باری تعالیٰ تھا اور وہ اس کے فضل و رحم کی ہر آن آرزو مند رہتی تھیں۔"

(روزنامہ الفضل 8 دسمبر 1963ء)

حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا

حضرت مصلح موعودؓ کی حرم سابع حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ المعروف مہر آپا تھیں۔24جولائی 1944ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے نکاح ایک ہزار روپے حق مہر پر خود پڑھا۔خطبہ میں حضورؓ نے فرمایا کہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات سے پیدا ہونے والی صورتحال سے بچوں کی نگہداشت کے لئے شادی کی ضرورت تھی چنانچہ حضرت ام طاہر صاحبہؓ کے خاندان میں ہی یہ رشتہ طے پایا۔ آپ حضرت ام طاہر صاحبہؓ کی بھتیجی تھیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مرحومہ 7اپریل 1919ء کو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کو ایک رؤیا میں آپ کے بارہ میں یہ خبر دی گئی تھی۔

”ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے کہ مہر آپا کو بلاؤ جس کے معنی ہیں محبت کرنے والی آپا“

(الفضل یکم اگست 1944ء)

اسی رؤیا کی بنا پر آپ جماعت میں مہر آپا کے نام سے معروف ہیں اور اسی نام سے پکاری جاتی تھیں۔ آپ کی تقریب رخصتانہ 7اگست 1944ء کو ہوئی۔15اگست کو حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے قادیان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کی خدمات کی بھی توفیق ملی اور سیکرٹری جنرل، سیکرٹری خدمت خلق اور نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی رہیں۔ مورخہ 22مئی 1997ء کو 78سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ کی چار دیواری کے احاطہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

حضرت مہر آپا مرحومہ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا:

”میری والدہ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی بعض خوشخبریوں کے نتیجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہم بچوں کی خاطر ان سے شادی کی۔ میں اور میری تین بہنیں تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خواہش تھی کہ اپنے خاندان کا ہی، یعنی میری امی کے خاندان کا ہی کوئی شخص ہماری نگہداشت کرے۔ کیونکہ ان کے متعلق ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ تھا کہ ایک بیماری کی وجہ سے ان کے بچہ نہیں ہو سکتا اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ بھی سوچا کہ ایسی ماں ان کو ملے گی جس کے الگ اپنے بچے نہیں ہوں گے۔ مجبوراً وہ انہی سے پیار کرے گی اور اسی وجہ سے آپ کا نام ”مہر آپا“ رکھا گیا۔ جس کا آپ کی ایک رؤیا سے تعلق تھا کہ ایسی آپا جو ”مہر“ بن جائے اب مہر امی نہیں فرمایا ”مہر آپا“ اور واقعۃً ہم سب کا آپ سے تعلق آپا ہی کی قسم کا تھا۔ مگر مہر والا تعلق، کم از کم میں اپنی ذات میں ضرور کہہ سکتا ہوں، میرا ان سے تعلق ہمیشہ مہر کا رہا۔ یعنی محبت اور پیار کا تعلق۔“

آپ کے ذکر خیر اور صدقہ جاریہ کے طور پر حضور رحمہ اللہ نے اس خطبہ میں فرمایا کہ

”سیدہ مہر آپا کی وفات کی اطلاع چونکہ مجھے جرمنی میں ملی ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی طرف سے جو روپیہ یہاں موجود ہے اس میں سے اور کچھ باہر سے منگوا کر تین لاکھ جرمن مارک (بعد میں 5لاکھ) جماعت احمدیہ جرمنی کے سپرد کروں گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سو مساجد کی جو تحریک ہے۔ ہر 100میں سے تین ہزار ان کی طرف سے ہوگا۔“

آخر پر آپؒ نے فرمایا کہ ”سیدہ مہر آپا کے وصال نے ایک نئی بات بھی آپ کے اندر پیدا کر دی ہے جماعت جرمنی۔ یہ سارے خیالات میرے دل میں اس وصال کے ساتھ اٹھنے شروع ہوئے اور اس طرح پایہ تکمیل کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر وفات کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے، جو بھی ہم میں سے مرے۔ صفات باری تعالیٰ کو پیچھے روایات کی صورت میں زندہ چھوڑتا چلا جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔“

(الفضل 30مئی 1997ء)

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا عقد 30ستمبر 1935ء کو ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ 2اکتوبر 1935ء کو دعوت ولیمہ قادیان میں ہوئی۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مرحومہ 7اکتوبر 1918ء کو پیدا ہوئیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ماموں زاد تھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی زوجیت میں 30سال گزرے۔ جس دوران حضور نے آپ کی خصوصی تربیت فرمائی جس کی وجہ سے آپ اعلیٰ دینی علوم اور انتظامی صلاحیتوں کی مالک بنیں اور لجنہ اماء اللہ کی نصف صدی تک قیادت فرمائی۔ آپ نے شادی کے بعد ایم اے عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ 1942ء تا 1958ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری رہیں۔ 1958ء میں آپ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور خدمات کا یہ شاندار سلسلہ نومبر 1997ء تک جاری رہا۔ آپ کو کئی میدانوں میں لجنہ کی تاریخی خدمات کی توفیق ملی۔ متعدد ممالک کے دورے بھی کئے۔ آپ کے ہاں ایک بیٹی مکرمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ تولد ہوئیں جو کہ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کی اہلیہ تھیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مورخہ 3نومبر 1999ء کو 81سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ کی چار دیواری میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی مرتب کردہ تاریخ لجنہ کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی تھیں، اس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات خواتین کے بارہ میں اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَارِ یعنی اوڑھنی والیوں کیلئے پھول، آپ نے مرتب کی۔ مشکوٰۃ، المصابیح کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات عورتوں کے بارہ میں مرتب کئے۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں متعدد مضامین بھی شائع ہوئے۔

تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان میں لجنہ کی از سر نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ سر انجام دیا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونئیر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک اور ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے مساجد کی تعمیر آپ کے دور کے نمایاں اور یادگار کارنامے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 5 نومبر 1999ء کے خطبہ میں آپ مرحومہ کے محاسن اور خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان کی طرف سے حال ہی میں تعمیر ہونے والے دو منزلہ گیسٹ ہاؤس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ ہی کے نام پر "سرائے مریم صدیقہ" عطا فرمایا ہے۔

خواتین مبارکہ کی سیرت اور خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی خدمات کے فیض کو جاری رکھے۔ ان کی اولاد در اولاد کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

نام بھی محمود تیرا کام بھی محمود ہے
اس سے ثابت ہے کہ تو ہی مصلح موعود ہے
مجتمع ہیں ذات میں تیری دو گونہ نعمتیں
مصلح موعود ابن مہدیٔ مسعود ہے

(یہ تقریر مکرم ایم ایم طاہر کے مضمون سے تیار کی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)

✪✪✪✪